



تفسیر طبری کا فارسی ترجمہ

امولانا ابو محفوظ الکرم المعصومی، استاذ الحدیث والتفسیر مدرسہ عالیہ کلکتہ

ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری (۲۲۴/۵ - ۳۱۰ ہجری) ہماری تاریخ کی نادر شخصیتوں میں شمار کئے جاتے۔ تفسیر و حدیث، فقہ و دینیات اور تاریخ و ادبیات عربیہ میں ان کی تصانیف کو اساسی مرجع کی حیثیت حاصل۔ خاص طور سے ان کی تاریخ اور تفسیر کو ہر دور میں قبول عام حاصل رہا۔

عجم کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ جب عربی زبان کا سرمایہ علم و فن فارسی میں منتقل کیا جانے لگا۔ سامانی حکومت معارف پروری کے نتیجہ میں طبری کی تاریخ اور تفسیر کے ترجمے فارسی زبان میں نشر ہوئے۔ دونوں ترجمے اسی نشریات کی تاریخ میں بڑی اہمیت کے حامل ہیں کہ اس دور کی باقی ماندہ النیات بہت محدود ہیں۔ ترجمہ تاریخ طبری [تاریخ طبری کا ترجمہ مشہور سامانی وزیر ابو علی محمد بن محمد البغہی (م ۳۶۳ ہجری) قلم کاری کا نمونہ ہے، بلعی عبد الملک بن نوح (۳۴۳ - ۳۵۰ھ) کے عہد سے منصور بن نوح کے عہد (۳۵۰ - ۳۶۵ھ) منصب وزارت پر فائز رہا۔ اس نے منصور کی فرمائش پر تاریخ کا ترجمہ و خلاصہ اسی میں مرتب کیا۔ ترجمہ تاریخ کا زمانہ خود بلعی کی تحریر سے معین نہیں کیا جاسکتا، البتہ مجمل التواریخ و قصص کے بیان پر اعتماد کرتے ہوئے اس کی تاریخ ۳۵۲ھ تسلیم کی گئی ہے۔ ۳

ترجمہ تفسیر طبری بلعی [تاریخ کی طرح ترجمہ تفسیر طبری کا اہتمام منصور بن نوح کی فرمائش پر ہوا، لیکن اس ترجمہ کے سلسلہ میں ابو علی بلعی کا ذکر نہیں آتا، ایک ایرانی فاضل غلام رضا ریاضی نے غلطی سے ترجمہ تفسیر یا کم از کم اس کے فارسی دیباچہ کو بلعی کے آثار قلم میں شمار کیا ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

”از جملہ دیلی کہ بزبان پارسی — کہ رفته آن تاکنون کشیدہ شدہ — دری اطلاق میشود۔ دیباچہ تفسیر بریست کہ در زبان منصور بن نوح (۳۵۰ - ۳۶۵ھ) نوشتہ شدہ، ابو علی محمد بن بلعی می نویسد: ایں کتاب تفسیر بزرگ است از روایات محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ کردہ زبان پارسی دری راہ راست“

(دانش درانِ خراسان - ص ۱۲۳ ۱۳۲۶ھ) ترجمہ تفسیر کے کام میں لمبی کی شرکت کا کوئی ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔

دونوں ترجموں کی ترتیب زمانی | ایلنی محققین ان دونوں ترجموں کی تاریخی ترتیب کے بارے میں کوئی صحیح رائے قائم نہیں کر سکے۔ آقائے ملک الشعراء بہار نے قدیم ترین نثری کتابوں کو تاریخی ترتیب کے لحاظ سے شمار کرتے ہوئے ترجمہ تفسیر کو دوسرے نمبر پر رکھا، اور اس طرح ترجمہ تاریخ سے مقدم مان لیا ہے۔ لیکن دوسرے ہی لمحہ میں اس کو تاریخ سے مؤخر بھی قرار دیا ہے ان کا بیان ہے ”ترجمہ تفسیر طبری کے علاوہ مادراء النہر بامر بادشاہ ابوصالح منصور بن نوح سامانی ترجمہ کردہ اند، تاریخ این ترجمہ معین نیست و نباید دیر تر از ترجمہ تاریخ طبری صورت گرفتہ باشد۔“ (سبک شناسی ج ۱ ص ۲۳۴)۔ دوبارہ اُنھوں نے ترجمہ تفسیر پر متقل تبصرہ کے ضمن میں لکھا ہے:

”ایں کار یعنی ترجمہ تفسیر محمد بن جریر طبری باترجمہ تاریخ ظاہراً در یک زمان ابتداء شدہ و باید در حدود ۲۵۲ھ یا سارے پیشی دلپس باشد۔“ (سبک شناسی ج ۲ ص ۱۵)۔

قدیم فارسی نثریات پر اظہار خیال کرنے والوں میں آقائے عبدالحی جمعی اور ڈاکٹر مہدی بیانی ان دونوں ترجموں کی بابت آقائے بہار کی تحقیق سے آگے نہیں بڑھتے۔ حالانکہ ترجمہ تفسیر کے فارسی دیباچہ میں ایک ایسا فقرہ موجود ہے جو زمانہ ترجمہ کو معین کر مینے کے لئے کافی ہے۔ اس سے ہم آئندہ بحث کریں گے۔ سرزد اس ترجمہ کے قلمی نسخوں کے متعلق منتشر معلومات کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

ایک انتسابہ | رضا زادہ شفق نے تاریخ ادبیات ایران میں ترجمہ تفسیر پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ فقرہ لکھا ہے: ”گزشتہ ازینما یک نسخہ خطی ترجمہ و تفسیر قرآن باقی ماندہ کہ بعضے متشرعین تصور می کنند از دورہ سامانی باشد۔“ یہ فقرہ ایجاز نخل کا نمونہ اور سلسلہ ترجمہ تفسیر طبری غلط فہمیوں کا باعث بن سکتا ہے۔ بہر حال ترجمہ تفسیر طبری کے ایک سے زیادہ نامکمل نسخے موجود ہیں۔ اور اس ترجمہ کے باب میں نادر شناسانِ مغرب نے پیشہ میں لکھا ہے: ”ازادہ معہ سامانی کا ہے۔ علاوہ برائیں اس ترجمہ کے کسی خطوط کا انتساب عند سامانی سے نہیں کیا گیا۔ غالب شفق نے ترجمہ تفسیر طبری کے نسخہ لیبیہ کو غلط مانا کہ دیا ہے۔ جس کے تعارف میں بلاؤن نے بڑا قیمتی، تاریخ ۹۹۴ھ میں شائع کیا اور اپنا یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ یہ تفسیر کسی بابت تفسیر کا ترجمہ نہیں، غالباً سامانی عہد میں مستقل طور پر لکھی گئی۔ اس تفسیر کی صرف دو جلدیں سوم اور چہارم

تتوہ ۶۲۸ھ / ۱۲۳۱ء کیمبرج میں محفوظ ہیں اور ان کا مفصل تذکرہ دانش گاہ کیمبرج کی فہرست مخطوطات تہہ بلاؤن میں بھی درج ہے۔ بہر حال اس نسخہ کو ترجمہ تفسیر طبری سے کوئی تعلق نہیں۔

ترجمہ تفسیر کے مخطوطات | ترجمہ تفسیر طبری کا کامل نسخہ ہماری موجودہ اطلاعات کی حد تک کسی ایک کتابت میں محفوظ نہیں رہا۔ باقی ماندہ نسخوں کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱۔ ملک الشعراء بہار نے کتب خانہ سلطنتی ایران کے ایک نسخہ کی نشاندہی فرمائی ہے جس کی ایک جلد حصہ چہارم (مفقور ہے۔ بقیہ اجزا اس کتب خانہ میں موجود ہیں۔ اس کی کتابت ۷۰۰ھ ہجری میں ہوئی۔ پہلے یہ نسخہ مقبرہ شیخ صفی الدین کے ذخیرہ کتب میں تھا۔ بہار نے سبک شناسی میں اسی نسخہ کی رو سے فارسی دیباچہ کا اقتباس دیا ہے (سبک شناسی ج ۲ ص ۱۵)۔

۲۔ مکتبہ ملیہ باریز میں زیر رقم ۲۵ صرف پہلی جلد محفوظ ہے جو سورة النساء کی تفسیر پر تمام ہوتی ہے۔ یہ ایک قیمتی نسخہ ۲ بقیہ ہے جو تبریز کے ایک تاریخی کتب خانہ کے لئے لکھا گیا یا بہم پہنچایا گیا تھا۔ آخری ورق پر سنہری زمین میں یہ عبارت مرقوم ہے:

”لخزانة كتب المولى المعظم دستور الاعظم مقدم الحاج الحرمين رسيب الدنيا والدين ابى القاسم هارون بن على بن طغف وندان بحق لستدار ٦٠٠ حسن الله عاقبة - اس کی کتابت آذر بائیجان میں ۶۰۰ھ ہجری تک ہوئی۔

علامہ محمد بن عبدالوہاب قزوینی نے مقدمہ مرزبان نامہ میں دیباچہ فارسی کا اقتباس اسی نسخہ کی رو سے نقل کیا اور اس نسخہ کی قدر و قیمت کے بارے میں یہ فقرہ لکھا ہے:

”وان لفائس و نوادر نسخ عديم النظير كتاب خانہ ملی باریز نسخہ البیت منحصر بفرد از ترجمہ تفسیر کبیر محمد بن جریر طبری الخ۔ لیکن اس نسخہ کو منحصر بفرد قرار دینا اس وقت بھی درست نہ تھا۔ اس لئے کہ برٹش میوزیم کے نسخہ کا تذکرہ مخطوطات عربیہ کی فہرست میں درج ہو چکا تھا۔

۳۔ برٹش میوزیم میں زیر رقم DCCCXIX نویں صدی ہجری کے ایک نسخہ کی پہلی جلد محفوظ ہے جس کے

ادراک کی تعداد ۲۵۸ ہے، کتاب اور کتابت کے بارے میں ترقیم کی عبارت ضروری معلومات فراہم کرتی ہے:

”تمت هذا الكتاب بعون الله الوهاب بخط عبدالضعيف النخيف الراجي الى رحمة الله عليه

داود بن محمد كاتب كتاب خانہ خاص، بوقت ظہر یوم الجمعة سنة ثلاث وثمانين وثمانمائة“

© rasailojaraid.com

بات پر مشتمل تھامزید ۶ جزد کا اضافہ ان واقعات کی وجہ سے کیا گیا جو وفات نبویؐ کے بعد سے مؤلف تفسیر بن جریر کی وفات کے بعد ۳۲۵ ہجری تک پیش آئے اس طرح یہ کارنامہ بیس جزد میں تمام ہوا، لیکن سہولت مد نظر سب اجزائے مجلدات میں تقسیم کر دیئے گئے، لے

ترجمہ کے نگراں | دیباچہ میں جن مشابہہ علماء کے نام درج ہوئے ہیں ان کی فہرست ذیل میں کلکتہ، ایران برٹش میوزیم کے نسخوں کی رو سے پیش کی جاتی ہے :-

نسخہ کلکتہ	نسخہ سلطنتی ایران	نسخہ موزہ بریطانیہ
۱ ابو بکر محمد بن الفضل الہمام بخاری	—	ابو بکر محمد بن فضل الہمام بخاری
۱ ابو بکر محمد بن اسماعیل الفقیہ	—	محمد بن اسماعیل الفقیہ
۲ ابو بکر احمد بن حامد	فقہ ابو بکر بن احمد بن حامد بخاری	ابو بکر احمد بن حامد الفقیہ
۴ خلیل بن احمد سجستانی	خلیل بن احمد سجستانی	خلیل بن احمد سجستانی جہد العلما (۹)
۵ محمد بن علی	عن باب البند - ابو جعفر محمد بن علی بلخ	ابو جعفر محمد بن علی بلخ عن باب البند
۶ الحسن بن علی بن منذر الفقیہ	الحسن بن علی منذری	—
۷ ابو الجهم خالد بن مانی التفقہ	ابو الجهم خالد بن مانی التفقہ	ابو الجهم خالد بن مانی التفقہ

تقابل فہرست سے ظاہر ہے کہ سقوط اور تحریف و تصحیف کی مختلف صورتیں مذکورہ بالا نسخوں میں پائی جاتی ہیں۔ لہذا ان سب علماء کی شناخت بہت دشوار ہے۔ ان میں سے صرف چار نام ایسے ہیں جن کا اعتراف حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنی کوشش کا خلاصہ درج ذیل ہے :-

ابو بکر محمد بن الفضل الہمام (۹) جن کے نام کے ساتھ برٹش میوزیم کے نسخہ میں الانام آتا ہے یقینی طور پر محمد بن الفضل الکماری ہیں۔ نسخہ کلکتہ اور نسخہ برٹش میوزیم میں الہمام اور الانام کا لفظ دراصل الانام تصحیف ہے۔ سمعانی کی کتاب الانساب میں الفضلی کے تحت ان کا نام ابو بکر محمد بن الفضل امام بخارا

عبادت آگے آنے والی فارسی عبارت کا ترجمہ ہے، اس سے بجائے ترجمہ تفسیر طبری کے ترجمہ تاریخ کا گمان ہوتا ہے، تفسیر نہ ابتدائے آفرینش سے شروع ہوتی ہے نہ ۳۵۴ ہجری کے حوادث پر ختم ہوتی ہے خیال میں یہاں غلط بحث ہو گیا ہے۔ (مدیر)

درج ملتا ہے۔ ان کی نسل میں پانچویں چھٹی بھری تک بعض جلیل القدر علماء اور محدثین گزرے ہیں، جو الفضل کی نسبت سے مشہور تھے۔ محمد بن الفضل نے نیشاپور میں فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ ان کے ایک مشہور استاذ ابو محمد عبداللہ بن محمد بن یعقوب السندونی تھے۔ بخارا میں محمد بن الفضل کی مجلسِ املا منعقد ہوتی تھی، انھوں نے نیشاپور میں بھی ایک موعظ پر درسِ حدیث دیا۔ رمضان ۳۸۱ھ ہجری کے عشرہ اخیرہ میں بروز جمعہ وفات پائی۔ الفوائد البہیہ کی عبارت سے تاریخ وفات ۳۸۶ھ معلوم ہوتی ہے۔

الکماری کی نسبت سمعانی کے یہاں بالراء المہملہ ہے اور کاف مفتوح ہے۔ لیکن الکفوی نے اس نسبت کے بارے میں زرنوجی کی تعلیم المتعلم کے حوالہ سے یہ لکھا ہے:-

”و کما زہ ضبطہ الزرنوجی فی تعلیم المتعلم لضم الکاف و فتح الزاء المعجمة“

زرنوجی کی تعلیم المتعلم کے مصری ایڈیشن میں یہ نسبت یکسر مذکور نہیں۔ ۱۱ھ

ابوبکر احمد بن حامد بخاری کا تذکرہ پیش نظر کتب تراجم و رجال میں نہیں ملتا۔ بظاہر ابوبکر محمد بن حامد بن علی البخاری مراد ہیں جو بخارا میں علماء احناف کے سرخیل، بڑے مناظر، زہد و کرم میں یگانہ اور عزت گزینی میں تماز زمانہ تھے۔ ۳۸۳ھ ہجری میں انتقال کیا، اہل بخارا کو ان سے بڑی عقیدت تھی۔ چنانچہ ان کی وفات پر تمام دکانیں تین دن تک بند رکھی گئیں (الجواہر المفضیۃ ج ۲ ص ۲۹-۴۰ رقم ۱۳۱)

خلیل بن احمد سجستانی کا نام تاریخ سیستان میں مقامی علماء کی فہرست میں ملتا ہے۔ آٹائے بہار نے ان کے تعارف میں مخطوط احیاء الملوک کا یہ فقرہ نقل کیا ہے:

”خلیل بن احمد سجستانی معاصر ملک مظفر صالح بن نوح سامانی و راوی حدیث است و در فقرہ بنظر

بودہ“

خلیل بن احمد کا تذکرہ سمعانی کی الانساب میں لفظ السجری کے تحت موجود ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ قاضی

ابوسعید خلیل بن احمد بن محمد بن الخلیل بن موسیٰ بن عبد اللہ بن عاصم السجری بلند پایہ فاضل تھے، انہوں نے عراق، خراسان، شام اور حجاز کا سفر کیا اور بلند مرتبہ ائمہ سے ملاقات کی، ان سے احادیث کی روایت کی گئی، صاحب تصانیف تھے، ماوراء النہر کے مختلف مقامات میں قاضی اور دیوان المظالم کے عہدہ پر فائز رہے۔ ان سے ابو عبد اللہ الحاکم اور ابو عبد اللہ الفجاری وغیرہ نے روایت کی۔ ان کی پیدائش ۲۳ محرم ۲۹۱ھ میں سبستان میں ہوئی تھی۔ اوائل جمادی الآخری ۳۷۶ھ فرغانہ میں

وفات پائی۔ الجواہر المصنیۃ کا بیان ہے کہ ۳۶۸ھ میں سمرقند میں وفات ہوئی۔ نسخہ برٹش میوزیم میں ان کے نام کے ساتھ 'جہد العلماء' کا لفظ ملتا ہے، جو ہمارے خیال میں 'جہد العلماء' ہے۔ الجواہر المصنیۃ میں 'السجری' مصحف ہو کر 'الشجری' بن گیا ہے۔

ابوجعفر محمد بن علی جو تمام نسخوں میں بلخی قرار دیئے گئے ہیں، ہمارے خیال میں ان کے والد کا نام تغیر و تبدل سے محفوظ نہیں رہا۔ بظاہر ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن محمد الفقیہ البلخی ہندووانی مراد ہیں۔ جن کی وفات بخارا میں ذوالحجہ ۳۶۲ھ میں ہوئی۔ مخطوطہ کلکتہ و برٹش میوزیم کے یہ الفاظ ہیں؛ 'واز بلخ چون ابوجعفر محمد بن علی عن باب الہند'۔ نسخہ سلطنتی ایران میں بھی یہی الفاظ ہیں لیکن آقائے بہار نے کسی غلط فہمی کی بنا پر عن باب الہند سے پہلے ایک واؤ تو سین مرجعین میں بڑھا کر اس کا تعلق الحسن بن علی مندوسی سے جوڑ دیا ہے۔ قرائن سے واضح ہوتا ہے کہ باب الہند سے مراد 'باب ہندوان' ہے جو بقول سمعانی بلخ کا ایک مشہور محلہ تھا۔ اس کی طرف نسبت کی وجہ سے ابوجعفر ہندووانی کہا گیا۔ سمعانی کے الفاظ ہیں: "وانما تیل لہ الہندوانی لانه من محلة بلخ يقال لہا باب ہندوان ینزل فیہا الغلمان والجوارى السی تجلب من الہند اخبرت بها غیر مرة"۔ کفومی نے اس بیان کے علاوہ ابوالحامد محمود کا یہ فقرہ بھی نقل کیا ہے: "الہندوان یکسر الہما حصار بلخ وهذه النسبة الیہ"۔

بہر حال ہمارا خیال ہے کہ ابوجعفر محمد بن علی اور ابوجعفر محمد بن عبداللہ دونوں ایک ہیں۔

بقیہ افراد (شمارہ: ۲، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸

گردانیدند، و انہیں جلد چارہ مصحف نہادند تفسیر قرآن از اذل کون عالم تا آن وقت کی پیغامبر ما از جہاں بیرون شد و وحی از آسان گسسته شد تا آن وقت چارہ مصحف فرو نہادند اندھری کے۔ یک تا جملہ تفسیر قرآن باشد۔ پس و فاة پیغامبر علیہ السلام تا ایں وقت کہ محمد بن جریر الطبری ازیں جہاں بیرون شد۔ اندر سال سیصد و چہل و پنج بود از ہجرت۔ پس شش مصحف دیگر فرو نہادیم تا ایں ہمہ بیت مصحف تمام شد۔ بیاض اور قدیم طرز تعبیر کی وجہ سے عبارت کسی قدر پیچیدہ ہو گئی ہے۔ لیکن اس سے اصل مدعا کے ثبوت میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ سال سیصد و چہل و پنج کے الفاظ سے ایں وقت کی وضاحت ہوتی ہے اور ہم اس نتیجہ تک پہنچنے میں حتی بجانب ہوں گے کہ منصور بن نوح سامانی کا شغف فارسی تراجم سے یکایک تخت نشینی کے بعد ہی پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ دور شاہزادگی میں مطالعہ کتب اور علمی مشاغل میں دلچسپی لینے کا اس کو زیادہ موقع تھا۔ اسی دور میں اس نے فارسی ترجمہ تفسیر کی طرف توجہ مبذول کی اور اس عظیم الشان کا زامہ کا اہتمام کیا۔ اگر اس ترجمہ کا اہتمام منصوبہ کی تخت نشینی کے بعد کا واقعہ ہے تو سمجھ میں نہیں آتا کہ ۳۴۵ ہجری کے واقعات پر اکتفا کرنے کی کیا وجہ ہوئی۔

ترجمہ تفسیر کا درجہ بلحاظ قدامت | مذکورہ بالا صراحت کے نتیجہ میں ترجمہ تفسیر طبری کو نہ صرف ترجمہ

تاریخ پر بلکہ مقدمہ شاہنامہ ابو منصور پر بھی تقدم زمانی حاصل ہے۔ یہ مقدمہ محققین کے حلقہ میں ۳۴۶ ہجری کا نوشتہ سمجھا جاتا ہے۔ ادھر تھوڑے عرصہ میں بعض ایرانی فضلا نے اس سے قدیم تر کتابوں کا سراغ ہم پہنچانے میں کامیابی حاصل کی ہے۔ آقائے عبدالحی حبیبی، کشف المحجوب کوثر فارسی کا قدیم ترین نمونہ قرار دیتے ہیں۔ ان کے دعویٰ کی بنیاد اس بات پر ہے کہ اس کا مؤلف ابو یعقوب سگزی ۳۳۱ھ میں قتل کیا گیا، لیکن اسماعیلی لٹریچر کے مشہور محقق ادنیوف کی مدلل تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ ابو یعقوب سگزی ۳۶۶ ہجری تک یقینی طور پر زندہ رہا۔ لہذا کشف المحجوب کو قدیم ترین کتاب قرار دینا درست نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ ڈاکٹر مہدی بیانی نے موجودہ تالیفات فارسی میں ابوالقاسم سلطقی سمیرندہ کے ایک فقہی و اعتقادی رسالہ کو قدیم ترین قرار دیا ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر بیانی کو خواجہ محمد پارسا کی ایک تالیف کے ضمن میں بطور انتخاب ملا۔ جو محمد ابوالقاسم سمیرندی کا انتقال ۳۴۲ ہجری میں ہوا۔ لہذا اس رسالہ کو تالیف کے زمانہ کے متعلق سے اور ترجمہ طبری کا درجہ اس کے بعد کن قرار دینا مناسب ہے۔

بیان سے اتفاق نہیں کہ ترجمہ تاریخ طبری پس از رسالہ در فقہ خفی تصنیف حکیم ابوالقاسم بن محمد
دیلمی (متوفی در ۳۴۳ھ)۔ مقدمہ شاہنامہ ابوالمصنوعی، قدیم ترین سند موجود بشر فارسی است۔ ۲۳

ترجمین کا طریق کار | تفسیر کے ترجمہ میں عوام کے ذوق مطالعہ کو مد نظر رکھا گیا ہے اور دقیق علمی
شرواتی اسانید اور تمام ایسے مواد جن کی اہمیت خواص کے نقطہ نظر سے ہوتی ہے حذف کر دیئے گئے
یہی وجہ ہے کہ اعزاب و غریب کی تحقیق و توجیہ قراءات و اختلاف مصاحف کی تفصیل فقہی احکام و
دات کی تشریح اصل تفسیر میں جس بسط و تفصیل کے ساتھ ملتی ہے، ترجمہ سے یکتلم خارج کر دی گئی ہے۔
انبیاء، الباقین، اقوام قدیمہ، پھر عہد رسالت اور بعد کے تاریخی واقعات پر زور ڈالا گیا ہے۔

نسخہ کلکتہ کے پیش نظر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترجمین نے اپنا یہ طریقہ رکھا تاکہ قرآن پاک کی آیتیں مناسب
بجائ نقل کر دیں اور میں سطور میں تحت اللفظی ترجمہ ثبت کرتے جائیں۔ پھر روایتی قصص تاریخی واقعات
منقول سرخیوں کے تحت درج کئے جائیں۔

تاریخی و ادبی اہمیت | تفسیر کے فنی رموز و متعلقات سے قطع نظر اس ترجمہ کی اہمیت شک و شبہ سے
ہے، اس لئے کہ اس کا زمانہ کو چوتھی صدی ہجری کے منتخب علماء نے بڑے اہتمام سے انجام دیا تھا۔ فارسی
یات کی تاریخ میں یہ ترجمہ قدیم ترین نسخہ تفسیر ہے، اور اس کے ذریعہ قدیم ترین ترجمہ قرآن ہمدانی
تاریخ میں ہے، علاوہ ازیں قدیم فارسی کے اسالیب نگارش کا اس سے اندازہ ہوتا ہے۔
قدامت سبک اسلوب کے اعتبار سے ترجمہ تفسیر کی چند خصوصیات جو سرسری مطالعہ میں نظر آئیں
ان کی نشان دہی کر دینا ضروری ہے، عہد سامانی کی باقی ماندہ نگارشات میں بھی یہی خصوصیات پائی
لی ہیں۔

۱۔ جملے چھوٹے چھوٹے، سادہ اور رواں ہیں، ان میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں۔

۱۔ ذال فارسی کا عام استعمال ہے، نیز مندرجہ ذیل حرف کی کتابت قدیم رسم الخط کے مطابق ہے:

ب = پ، ج = چ، گ = ک، انج = انچه، انک = انکہ، کی = کہ، کباشد = کہ باشد، کھڈائی =
کہ خدای، بدانک = بدانکہ۔

۲۔ علامت نہی (نہ) کی جدا گانہ کتابت مثلاً، مخورید، مخورید، مہ پندار، مہ پندار۔

۱۔ افعال کا استعمال فرا، فرو، ہی وغیرہ کے ساتھ۔

۵۔ عربی الفاظ کی جمع بصیغہ فارسی مثلاً خلیفتان، مومنان، کافران۔

۶۔ علامت مفعول در، کا حذف کر دینا۔

۷۔ مجہول صیغوں کا بصیغہ معروف ترجمہ کرنا۔^۴

۸۔ بعض قدیم الفاظ کا استعمال۔

سبک فارسی کے مشہور محقق آقائے بہار نے اس ترجمہ کی لسانی خصوصیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے: ”مختصات این کتاب قریب ترجمہ تاریخ است جز آنکہ رنگ ترجمہ ازوے آشکار تر است تا در تاریخ و ناگزیر لغات قرآنی دروے زیاد تر است و گاہے لغات فارسی غریب کہ در ترجمہ کلمات قرآنی بدان نیازمند بودہ اند، نیز آوردہ اند۔“ اقتباسات ذیل نشان دہ خصلت کی وضاحت کے لئے کافی ہوں گے۔

ایک آیت کی تفسیر | سورۃ المائدہ کی ایک آیت رقم ۵۴ کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

(آیت کریمہ :- انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ و

یوتون الزکوٰۃ وھم راکعون ۵)

۲۴

(نسخہ کلمتہ برگ ۲۰۱) خلافت علی بن ابی طالب: امان این آیت کی خدای گفت عزوجل، انما

ولیکم اللہ ورسولہ الی آخرالایہ، در شان علی بن ابی طالب آمذہ است۔ و سبب این بود کہ پیغامبر
ؐ نہ بود، مدوزی علی پرکست اندر نماز بھی کر در سائلی اندر آمذ، و چیزے خواست چون برکوع اندر شد انکھتری

یرون کرد، و بایل داد، پس خلیفہ امیر نص گشت و لکن از بس عثمان۔ پس اگر گویند کہ این ہر دو آیہ از یک

سورہ بود، و یک جائے بایستی کہ ہر دو خلیفہ ہونندی بگوئی کی اندر حکمت (برگ ۲۰۲) ایں روانہ

باشد، از بہر آنکہ ہر یکی را رائی و تدبیری دیگر باشند، آنکہ کار ہا مختلف ماندی، و آیت بوجہ بیش

مذ۔ و اگر گویند چرا عثمان و عمر از بیش بنشستند، و انکہ علی ہشت جہاں از بہر انکہ چون پیغامبر از

نیارفت، خلق با ابو بکر بیعت کردند، و مردمان از روز کار او عدل و انصاف بدینار آمذ۔ و ہمہ ہر سیرت

پیغامبر برنت، و ہر جہ از ابو بکر موجود آمذ از کار خراجہا و احکام دین و کار خلق و تدبیر، ہمہ صواب بود۔ و

رج او کرد بدان مانت کی وحی اسانست۔ و خلق بدینار آمذ کہ او عالم تر است و زاہد تر، و شجاع تر،

سدید رای ترست، و دشمن اسلام برتر کار او مقہور شدند۔ پس خلق کردن نہادند، و آنجا بود کہ علی

فت۔ ابو بکر مردی بود کہ خدای او را صدیق خواند، و در زمان پیغامبر خلیفہ نماز بود، و ایں خبر بوعلی سلامی

۳۶ اور کتاب تاریخ آورده است، باسنادی درست از ضحاک مزاحم از علی کرم اللہ وجہہ۔ پس چون سیرت

بو بکر چون سیرت پیغامبر بود، و این حالها از موجود آمده، بوقت مرگ عمر را خلیفت کرد، مردمان دانستند

کان ہم از (برگ ۲۰۲) را یہا سدید دوست، عمر را اندر پذیرفتند و او را کردن نہاؤند، و مخالف

نشند۔ و عبد اللہ بن مسعود گوید، و عثمان نیز گوید کہ استاذ ترین اندر فراست سه تن بودند۔ یکی عزیز

مصر در کار و بیج یوسف، و دیگر دختر شعیب کہ بدر را گفت با بدر موسیٰ ہمزد کیر کہ امین است و زورمند،

و سوم بو بکر بود کہ بدان ہنگام عمر را خلیفت کرد بر خلق۔ و تا جہان باشد روز کار عمر تاریخ گشتہ است

بر نیکوترین صورتی و سیرتی، پس چون عمر را دشتہ زون (؟ زوند) و حال برو بکر دید، گفتند خلیفتی را نسب

کن۔ گفت نصب کنی (کنیم) میان شش تن مشورت کنید، میان عثمان و علی و طلحہ و زبیر و عبد الرحمن بن

عوف و سعد بن ابی وقاص۔ پس چون عمر از دنیا برفت میان ایشان مشورت کردند، اتفاق بر عثمان افتاد۔

پس مردمان ہجنانک عمر را بیعت کردہ بودند بر عثمان بیعت کردند۔ از بہر آنکہ عثمان بزرگ بود، و از شریفان

بود و سخنی بود و زاہد بود۔ پس مردمان او را اندر پذیرفتند و کردن نہاؤند۔ پس چون عثمان اندر گذشت و

کار بجلی رسید علی بنشت و خلیفتی حق او را بود۔ پس اگر گویند چون است کہ اندرین آیت نہ نام

(برگ ۲۰۳) بو بکر است و نہ نام علی، و نیز آیتہا ست و حروفہای آن بر جمع نہ بر و احد۔ بجوی کاند قرآن

این را مانند بسیار است کخدای بلفظ جمع یا ذکرہہ است و مراد از ان وحدانست۔ و چیزی بوحدان یاد کردہ

است و مراد از ان جمع است، و بلغت عرب و اشعار متقدمان بسیار روز۔ چنانکہ حق تعالیٰ گفت: ﴿وَلَقَدْ

حَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُفُطَةً فِي قَرَارٍ مَسْكِينٍ﴾ گفت من مردم را بیافریدم

از گل پس مردم او را لفظ اندر جا کاہی قرار گرفت۔ و مثل این بسیار است در قرآن :-

مندرجہ بالا اقتباس کا طبری کی اصل تفسیر سے مقابلہ کیجئے۔ طبری نے شان نزول کے سلسلہ میں

بنیادی طور پر دو روایتیں نقل کی ہیں۔ مترجمین نے ان میں سے صرف ایک کا انتخاب کیا اور دوسری روایت

کو درخورِ اِستنا نہیں سمجھا۔ منتخب روایت پر جملہ تفریعات اضافی ہیں ان سے اصل تفسیر کو کوئی تعلق نہیں۔

مترجمین کا یہ فقرہ۔ ”پس حنیفتی امیر نص گشت و لکن از بس عثمان۔“ دو متضاد نظریوں کا دلچسپ آمیزہ

ہے۔ جس پر مفصل تبصرہ کرنے کا یہ موقع نہیں، البتہ اس بات کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے کہ

یہاں مترجمین نے جو بیچ اختیار کیا ہے اس سے ملتا جلتا بیچ اسی دور کے ایک معروف فقیہ و مفسر ابو بکر احمد

بن علی الرازی الجصاص (رحمہ اللہ) کا رہا ہے۔ ۱۳۳ھ

منتخبات | جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے مترجمین نے ترجمہ تفسیر کے علاوہ قرآن پاک کا تحت اللفظ ترجمہ بھی کیا تھا غالباً اس سے قدیم تر ترجمہ قرآن اب موجود نہیں اس ترجمہ کے منتخب فقرے درج ذیل ہیں:

۱۔ لَا يُؤْخَذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ
وَلَكِنْ يُؤْخَذُكُم بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ

ذکر و شمار خدای بفضول اندر سوگندان شما و لیکن
بگیر و شمار بذا نچ بعد اہمی دارید سوگندان شمار

(برگ ۷۵)

۲۔ وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاسْتَمِعُوا لِعِلْمٍ
اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

وہست شویز و متہار داریز، و شاہر تران ایذا، اگر
ہستید مومنان۔ (برگ ۱۳۳/ب)

۳۔ وَلَا تَبْدِلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ وَلَا تَأْكُلُوا
أَمْوَالَهُمْ إِلَى أَمْوَالِكُمْ

وہ بدل کنیز بلیز را بہ پاک، و نہ خورید خواستہا شماں با
خواستہا شما۔ (برگ ۱۳۸)

۴۔ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ
كُتِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

و پاکیزگان از زنان مکرانچ با ذشا باشد و ستہای شما
نبشتہ خدای۔ (برگ ۱۵/ب)

۵۔ وَأَقْرَبُونَ أَجْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَاتٌ
غَيْرُ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَخَدِّذَاتٍ أَفْهَانٍ

و بدہیز ایشانرا کا و نیہا شان بنیکوشی پاکیزگان باشند
نکنند کار بلا بہ و نہ گیرند کان دوستان (برگ ۱۵۲)

۶۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

یا شا کو ما نیدم خورید خواستہا شما میان شما بنا حق۔
(برگ ۱۵۲/ب)

۷۔ وَلَا يَطْلُمُونَ لِقِيرًا

و نہ ستم کنند شان بنقطہ خرماسفالی (برگ ۱۶۶)

۸۔ وَمَا يَتْلَىٰ عَلَيْكُمْ

وا نچ خوانند بر شما (برگ ۱۶۶/ب)

۹۔ فَقَدْ وَصَيْنَا الَّذِينَ أَوْلَوْا الْكِتَابَ
مَنْ قَبْلِكُمْ

وصیت انکسہا کہ ہم بازند کتاب از پیش شما۔
(برگ ۱۶۷)

۱۰۔ الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ
مَنْ دُونَ الْمُؤْمِنِينَ

انکسہا کہ ہم گیرند کافران دوستان از فروذ کرد و نید
کان (برگ ۱۶۸)

۱۱۔ لَا يَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ

مگیرند کافرانرا دوستان از بیرون کرد و نید کان (برگ ۱۶۸)

- ۱- لن یستکف المسیح ان یکون عبد الله
ولا السلاکة المقربون .
نیک ندارد عیسی کجا شده بنده خدای و نه فرشتگان
نزدیکان - (۱۴۳)
- ۱۱- فاما الذین امنوا بالله واعتصموا به
فسیدخلهم فی رحمة منه وفضل .
اما آنکهها که بکویند بندهای، و دست اندرزدند
بدو، اندر آرد ایشانرا اندر بخشایشی از و و فضلی (برگ ۱۴۷)
- ۱۲- ان صدوکم عن المسجد الحرام .
۱۳- وان تستقسموا بالازلام .
که باز داشتند شمارا از مکت حرام (برگ ۱۸۴)
و ان نیز که عهد بندید بکروگان (برگ ۱۸۴ ب)
- ۱۴- واطعام الذین اولوا الکتاب حل لکم .
۱۵- فاغسلوا وجوهکم واییدیکم الی
المرفق .
و طعام آنکهها که بلا زد کتاب حلال باشد شمارا - (برگ ۱۸۵)
بشوئید رویا خویش و دستها خویش تا دامن - (برگ ۱۸۵ ب)
- ۱۸- حتی یلج الجبل فی سم الحیاط .
۱۹- ویبغونها عرجا .
تا اندر رود و داخل شود در سوراخ در زمین (برگ ۲۳۹)
و بچویند کژی (برگ ۲۳۹ ب)
- ۲۰- والذی خبث لا یخرج الا نکاد .
۲۱- اذ جعلکم خلفاء .
و آنک شوریده باشد بیرون نیارد مکر و دشواری - (برگ ۲۴۰)
کی کرد تا من خلیفتان (برگ ۲۴۰ ب)
- ۲۲- والقلوب صاغیرین .
۲۳- ان هذا المکر مکر تموه .
و بازگشتند تشویر زده - (برگ ۲۴۵)
کی این سکاچی است که سکایدید - (برگ ۲۴۵ ب)
- ۲۴- افرغ علینا .
۲۵- استعینوا بالله .
فرو فرست بر ما - (برگ ۲۴۵ ب)
نیرو خواہید از خدای - (برگ ۲۴۶)
- ۲۶- فمثله کمثل الکلب ان تحمد علیه
یلهث او تترکه یلهث .
داستان وی همچون داستان سگ است اگر چیزی بر سر
نهی زبان فرو بلند و اگر بگذاری او را زبان فرو بلند (برگ ۲۴۵)
- ۲۷- واستغفر من استطعت منهم بصوتک .
۲۸- کبرت کلمة تخرج من افواههم .
و بلغزان اراکی توانی از ایشان بباگ (برگ ۳۸۳)
بزرگا سخنی بیرون می آید از دهان ایشان (برگ ۳۸۹ ب)
- ۲۹- وان یتغیثوا لیاثوا بما وکال یعمل

یشوی الوجوه -

گذاختہ بریان کند رویہا - (برگ ۳۹۲)

۳۰ - اولئك لهم جنات عدن تجري من
تحتهم الانهار يحلون فيها من اساور
من ذهب ويلبسون ثيابا خضرا من
سندس واستبرق متكئين فيها على
الارائك -

ایشانند کہ ایشانرا بوستانهای میامین^{۳۵} (؟) ہی روڈ از
زیر ایشان جویہا - پیرایہ کنندشان اندر آنجا دستور^{۳۶}
نخنبہا از زر و بوشند جامہای سبز از دیبای تنک و
دیبای سطر تکیہ زدگان اندر آنجا برنختہا -

(برگ ۳۹۲)

- الارائك -

حواشی و حوالہ جات

- ۱ - حالات کے لئے دیکھیے: تاریخ بغداد (۲/ ۱۶۲/ ۱۶۹) الفہرست لابن الندیم (۲۳۴- ۱۲۳۵)،
الانساب للسمعی (برگ ۳۶۷)، المنتظم، لابن الجوزی (۳۸۰ھ)، ابن خلدون (۱/ ۴۵۶)، ارشاد
الاریب للیاقوت (۱۸ ص ۴۰- ۱۹۴)، انباء الرواد للقفطی (۳/ ۸۹- ۹۰)، ذہبی: تذکرۃ الحفاظ
(۲/ ۲۵۱)، تہذیب الاسماء واللغات (۱/ ۷۸- ۷۹)، طبقات الشافعیہ (۲/ ۱۳۵- ۱۴۰) و دیگر
کتب رجال و طبقات -
- ۲ - بلعی کی تاریخ وفات کے لئے دیکھیے (ترکستان - ص ۱۰ حاشیہ ۱)، سبک شناسی (ج ۱ ص ۲۳۴-
۲۳۵) ۳۵۶ ہجری - طباعت کی غلطی ہے، لاہور ۱۹۵۵ م -
- ۳ - دیکھیے سبک شناسی (ج ۲ ص ۸)، ترجمہ تاریخ طبری (قسمت مربوط بایران) مقدمہ (ص ۲۴)،
۴ - ارمغان علمی: مقالہ حبیبی - ص ۵۱- ۶۴، مقالہ بیانی - ص ۲۲۲- ۲۳۰ -
- ۵ - تاریخ ادبیات ایران - ص ۵۳ -
- ۶ - جنرل رائیل ایشیاٹک سوسائٹی:
JRAS, 1894, PP, 417-524,
- ۷ - ای جی براؤن: E G BROWN: A CATALOGUE OF THE PERSIAN
MANUSCRIPTS IN THE LIBRARY OF THE UNIVERSITY OF
CAMBRIDGE, P, P, 13-37.
- ۸ - ای بلوشے: E. BLOCHET: CATALOGUE DES MANUSCRIPTS PERSANS:
- ۹ - مقدمہ زبان نامہ - سلسلہ مطبوعات تہکار - باب ص ۱۵- ۱۶ -

- ۱۔ کیورٹن۔ ریلو: CURETON-RIEU: CATALOGUES CODICUM MANUS-
-CRIPTORUM ORIENTALIU QUI IN MUSEIS BRITANNICIS,
PARS II CODICES MUHAMMEDANI, P.P. ۱۱-۱۲: LONDON, 1838.
- ۱۱۔ سی۔ ریلو: C, RIEU CATALOGUE OF THE PERSIAN MANUSCRI-
-PTS IN THE BRITISH MUSEUM, VOL. I, 8-9, LONDON, 1897.
- ۱۲۔ ابن۔ احمد: N. AHMAD: NOTES ON IMPORTANT ARABIC
AND PERSIAN MSS.... NO. 11 (JRAEB 1917),
- ۱۳۔ ڈبلیو۔ اونیف: W. IVANOW CONCISE DESCRIPTIVE CATALO-
-GUE OF THE PERSIAN MANUSCRIPTS IN THE COLLE-
-CTION OF THE ASIATIC SOCIETY OF BENGAL,
CALCUTTA, 1924.

(ڈاکٹر صفائے کتب خانہ آستانہ قدس رضوی کے ایک خط کا ذکر کیا ہے اس کی تفصیل پیش کرنے سے میں فی الحال قاصر ہوں۔ اسی طرح اسٹوری نے ترکی زبان کا ذکر کیا ہے)۔

- ۱۴۔ نسخہ کلکتہ۔ رقم ۹۵۵ (فارسی)۔ برگ ۳-۴، ب۔ فہرست برٹش میوزیم عربی ص ۲۴۱-۲۴۰،
سبک شناسی (ج ۲ ص ۱۵-۱۶)، مقدمہ زبان نامہ ”یہ۔ یو“ (مذکار جب)، دکتر ذبیح اللہ
صفائے تاریخ ادبیات دیر ایران۔ (ج ۱/۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱) (۱۳۳۸ھ)

۱۵۔ سمعانی: الانساب۔ ورق ۲۲۹/ب۔

۱۶۔ الجواهر المصنیۃ۔ ج ۲ ص ۱۰۷-۱۰۸۔

۱۷۔ الکفوی: اعلام الاخیار من فقہاء مذهب النعمان المختار (مخطوط)۔ ورق ۱۲۳/ب نسخہ دوبار
شمارہ: ۲۵۵ (عربی انیشنل لائبریری کلکتہ)۔

۱۸۔ تعلیم لتعلم مطبوعہ مصر ۱۹۲۸ء محمد بن الفضل کا ذکر صرف ایک مرتبہ آیا ہے کسی نسبت کے بغیر (ص ۵۱)۔

۱۹۔ تاریخ سیستان۔ ص ۲۰ (حاشیہ ۱)۔ ۲۰۔ کذا، صحیح: ابو صالح (منصور) بن نوح۔

۲۱۔ سمعانی، الانساب: ۲۹/۱۶۔ ۲۲۔ الجواهر المصنیۃ۔ ج ۱ ص ۲۳۲ رقم ۵۹۲۔

- ۲۳۔ الانساب: ۵۹۲۶، الجواهر المفضیۃ ۲/ ۶۸ رقم ۲۱۱۔ ۲۴۔ الانساب: ۵۹۲۶۔
- ۲۵۔ اعلام الاخبار۔ مخطوط ورق ۱۳، ب رقم ۲۵۵ ذخیرہ بور۔
- ۲۶۔ ترجمہ تفسیر طبری۔ مخطوط کلکتہ۔ ورق ۳-۴، ب (رقم ۹۵۵ ف)۔ (۲۷)۔ بیاض فی الاصل۔
- ۲۸۔ دکتر ذبیح اللہ صفائی نے عام روش کے بموجب ترجمہ تفسیر کو ترجمہ تاریخ کا مقارن بتایا ہے۔
(دیکھئے: تاریخ ادبیات در ایران۔ ج ۱ ص ۶۱۹)۔
- ۲۹۔ اس مقدمہ کو علامہ محمد بن عبدالوہاب قزوینی نے شائع کیا۔ [دیکھئے بیت مقالہ (ج ۲/ ۲۳)؛ سبک شناسی (ج ۱ ص ۲۳۴)؛ تاریخ ادبیات در ایران (ج ۱ ص ۶۱۲ تا ۶۱۵)]
- ۳۰۔ حبیبی: قدیم ترین نسخ زبان فارسی (مشمولہ ارمنان علمی، لاہور ۱۹۵۵ء ص ۵۱-۶۴)۔
- ۳۱۔ ادینوف: IVANDOWI: STUDIES IN EARLY PERSIAN ISMAILISM, 119 (1), 163.
- ۳۲۔ قدیم ترین نمونہ نشر فارسی موجود (مشمولہ ارمنان علمی۔ ص ۲۲۲-۲۳۰)۔
- ۳۳۔ ترجمہ تاریخ طبری (قسمت مربوط با ایران) مقدمہ: ص ۲۴-۲۵۔ تہران ۱۹۵۹ء۔
- ۳۴۔ اصل مخطوطہ کی تمام تر خطی خصوصیات نقل میں ملحوظ رہی ہیں۔
- ۳۵۔ مزکت۔ مزکت بفتح اول و کسر کاف فارسی مسجد۔
- ۳۶۔ دوسری آیت زیر بحث آیت سے پہلے ہے (المائدہ آیت رقم ۵۲: یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم من دینہ فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ۔ الایہ۔ اس آیت کی شان نزول کے سلسلہ میں ایک روایت یہ ہے کہ "فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ" سے مراد حضرت ابو بکر صدیق اور ان کی جماعت ہے۔ آیت کی تفسیر میں مترجمین نے حضرت ابو بکر کی خلافت سے مستقل عنوان کے تحت بحث کی ہے اور اس آیت کو ان کی خلافت کے سلسلہ میں نص کا مرتبہ دیا ہے۔
- ۳۷۔ چوتھی صدی کا ایک مؤرخ ابو الحسن علی بن احمد سلامی گندرا ہے جس کی کتاب اخبار ولایۃ خراسان کی تلخیص کی نشاندہی سنہادی نے الاعلان بالتوزیع میں کی ہے (ص ۲۹-۱۲۶)۔ ابن خلکان کے یہاں اس کے اقتباسات یا حوالجات ملتے ہیں، کتاب کا نام کبھی "تاریخ ولایۃ خراسان" کبھی کتاب

اخبار ولایۃ خراسان“ اور ایک موزع پر صرف ”اخبار خراسان“ آتا ہے۔ اس کی دوسری کتاب ”نتف الطرف“ یا ”النتف والطرف“ بھی ہے۔ سلامی کا حوالہ البیرونی کی کتاب الآثار الباقیہ میں بھی آتا ہے اور اس کے ایک مخطوطہ سے کتاب کا نام کتاب التاریخ معلوم ہوتا ہے۔ الآثار الباقیہ ص ۲۲۲ یبیزج ۸۶۸ھ، بار تھولڈ نے اس مؤرخ کا صحیح نام ابوعلی حسین بن احمد سلامی بتایا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کریں: (بار تھولڈ۔ ترکستان مقدمہ ص ۸۷ میمویریل سیریز (جدید))

(FRANZ POSENTHAL: A HISTORY OF MUSLIM HISTORIO-

GRAPHY, P. 252 (5), 1952) پر موزع عبارت قدیم ترین سند سے جس میں ابوعلی سلامی اور اس کی تالیف کتاب تاریخ کا حوالہ آیا ہے۔ سلامی کا حوالہ حمزہ بن یوسف سہمی کی تاریخ جرجان میں بھی آتا ہے تاریخ جرجان۔ ص ۱۹۴ دکن ۱۹۵۷ھ، روایت کا تعلق اخبار خراسان سے ہے۔

۳۔ حالات اور روایتی حیثیت کے لئے ملاحظہ کریں: میزان الاعتدال ج ۱ ص ۴۱ رقم ۳۸۸۴ طبع مصر مفتاح السعادة ج ۱ ص ۴۰۴ طبع دکن، الاتقان ج ۲ ص ۲۲۲ مصر ۱۹۳۱ھ۔ ضحاک کی وفات ۱۰۵ یا ۱۰۶ ہجری میں ہوئی۔

۳۔ جامع البیان۔ ج ۶ ص ۱۶۵ المینۃ مصر

۴۔ زیر بحث شان نزول کے سلسلہ میں مفسرین کے مختلف رجحانات کے لئے دیکھئے: اسباب النزول للواحدی (ص ۱۲۹-۱۲۸ مصر ۱۳۱۵ھ)، مفاتیح الغیب للرازی (ج ۲ ص ۲۲۲ مصر ۱۳۰۵ھ)، نظام القرآن نیشاپوری (۱۲۶ ص ۴ ص ۱۲۶)، تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر (ج ۲ ص ۱۶ مصر ۱۹۳۴ھ)، فتح القدر للشوکانی (ج ۲ ص ۵۰ مصر ۱۳۵۰ھ)، ابن تیمیہ

نے اس روایت کو خبر موضوع کہا ہے (المنتقى من منہج الاعتدال فی نقض کلام اهل الرافض و الاعتدال۔ ص ۶۶ مصر ۱۳۴۲ھ)، الکاف الشاف فی تخريج احادیث الکشاف لابن حجر (ص ۵۶) او اگر کشف جزر راجع مصر ۱۳۵۴ھ، التفسیر المظهری (ج ۲ ص ۱۴۱-۱۴۰۔ مدۃ المصنفین دہلی، تفسیر المنار (ج ۶ ص ۲۴۳-۲۴۲)۔

۴۔ الجصاص، احکام القرآن (ج ۲ ص ۵۲۲-۵۲۱ مصر ۱۳۴۴ھ) (باقی ص ۱۶۹ پر)